

بصیرت بمقابله اندھا پن



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

بصیرت بمقابلہ اندھا پن

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2024 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

بصیرت بمقابلہ اندھا پن

پہلا ایڈیشن۔ 16 نومبر 2024۔

کاپی رائٹ © 2024 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

مندرجات کا جدول

مندرجات کا جدول

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

بصیرت بمقابلہ اندھا پن

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ یوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔ اور ہمارے بھائی حسن کا خصوصی شکریہ، جن کے سرشار تعاون نے شیخ پوڈ کو نئی اور دلچسپ بلندیوں پر پہنچا دیا ہے جو ایک مرحلے پر ناممکن لگ رہا تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو

ShaykhPod.Books@gmail.com پر دی جا سکتی ہیں۔

تعارف

مندرجہ ذیل مختصر کتاب اس دنیا میں بصیرت اور نابینا پن کے درمیان کچھ اختلافات پر بحث کرتی ہے۔ یہ بحث قرآن مجید کے باب 2 البقرہ، آیات 168-171 پر مبنی ہے

اے لوگو، زمین پر جو کچھ بھی حلال اور پاک ہے کھاؤ اور شیطاں کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جو تم نہیں جانتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا کچھ نہیں سمجھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔ کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اس بات پر چیختا ہے کہ پکارنے اور پکارنے کے سوا کچھ نہیں سنتا [یعنی مویشی یا بھیڑیں] بہرے، گونگے اور اندھے پس وہ سمجھتے نہیں۔

زیر بحث اسباق کو نافذ کرنے سے مثبت خصوصیات کو اپنانے میں مدد ملے گی۔ مثبت خصوصیات کو اپنانا دماغ اور جسم کے سکون کا باعث بنتا ہے۔

بصیرت بمقابلہ اندھا پن

باب 2 - البقرہ، آیات 168-171

يَتَأْتِيهَا النَّاسُ كُلُّوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾

اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلٰى اللّٰهِ مَا لَا نَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ءَابَاؤُنَا اَوَلَوْ كَاٰنَ ءَابَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِى يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءَ وَنِدَاۗءِ صُمُّ بُكْمٌ عُمٰى فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾

اے لوگو، زمین پر جو کچھ بھی حلال اور پاک ہے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے ”
شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جو تم
نہیں جانتے۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا کچھ نہیں سمجھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔

کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اس بات پر چیختا ہے کہ پکارنے اور پکارنے کے سوا کچھ نہیں سنتا [یعنی مویشی یا بھیڑیں] بھرے، گونگے اور اندھے پس وہ سمجھتے نہیں۔

اے لوگو، زمین پر جو کچھ بھی حلال اور پاک ہے کھاؤ اور شیطاں کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے ” شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جو تم نہیں جانتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا کچھ نہیں سمجھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔ کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اس بات پر چپختا ہے کہ پکارنے اور پکارنے کے سوا کچھ نہیں سنتا [یعنی مویشی یا بھیڑیں] بہرے، گونگے اور اندھے پس وہ سمجھتے نہیں۔

بہت سے دوسرے مذاہب اور طرز زندگی کے برعکس، اسلام تمام لوگوں کو بغیر کسی تعصب کے دونوں جہانوں میں ذہنی سکون اور کامیابی کی طرف یکساں طور پر دعوت دیتا ہے۔ باب 2: البقرہ، آیت 168

“...اے انسانو”

اسلام واضح کرتا ہے کہ صرف وہی چیز جو کسی کو دوسروں پر فضیلت دیتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ کس قدر خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن کریم اور روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ باب 49 الحجرات، آیت 13

بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ ” پرہیزگار ہے۔“

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ چونکہ کسی شخص کی نیت پوشیدہ ہوتی ہے، اس لیے کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ یا دوسرے دوسرے لوگوں سے برتر ہیں۔ اس کے بجائے، انسان کو

خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔

جس طرح اسلام کی باطنی بنیاد نیک نیت کو اپنانا ہے، اسی طرح اسلام کی ظاہری بنیاد حلال کی کمائی اور استعمال ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 168

”اے لوگو، زمین پر جو کچھ بھی حلال اور پاک ہے اسے کھاؤ۔“

جو حرام کماتا اور کھاتا ہے وہ ان کے تمام اعمال کو تباہ کر دے گا کیونکہ انہوں نے اسلام کی ظاہری بنیاد کو خراب کر دیا ہے۔ اس سے ہر حال میں اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ جو حرام کماتا اور کھاتا ہے وہ اس دنیا یا آخرت میں کبھی بھی ذہنی سکون اور حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے معاملات اور ان کے روحانی قلب یعنی گھر کو کنٹرول کرتا ہے۔ ذہنی سکون کی وہ چیزیں جو وہ غیر قانونی طریقے سے حاصل کرتے ہیں، دونوں جہانوں میں ان کے لیے تناؤ، پریشانی اور پریشانی کا باعث بنیں گے، خواہ وہ تفریح اور تفریح کے باب 9 توبہ آیت 82 لمحات کا تجربہ کریں۔

"پس وہ تھوڑا ہنسیں اور [پھر] زیادہ روئیں جتنا وہ کمایا کرتے تھے۔"

باب 20 طہ، آیات 124-126

اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی، اور ہم اسے "قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔" وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا جب کہ

میں دیکھ رہا تھا؟) اللہ (فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

باب 2 البقرہ، آیت 168

”اے لوگو، زمین پر جو کچھ بھی ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ۔“

ایک مسلمان کو بھی چاہیے کہ وہ خالص اور صحت بخش چیز کمانے اور استعمال کرے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2380 کی ایک حدیث میں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ آدمی اپنے پیٹ کا ایک تہائی کھانے کے لیے، ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی حصہ پینے کے لیے مختص کرے۔ ہوا کے لئے تیسرے باقی۔ یہ سب سے بہتر اس وقت حاصل ہوتا ہے جب کوئی کھانا پینا بند کر دے اس سے پہلے کہ وہ مکمل ہو جائے اور اگر اسے دوسرے کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ دوسروں کو یہ بتائے بغیر اس میں حصہ لے سکتے ہیں کہ وہ پہلے ہی کھا چکے ہیں۔ جیسا کہ حد سے زیادہ کھانا اور غیر صحت بخش کھانا بے شمار ذہنی اور جسمانی مسائل کا باعث بنتا ہے، اس لیے جو ایک متوازن اور صحت مند غذا حاصل کرتا ہے، جیسا کہ اسلام نے بتایا ہے، وہ ذہنی اور جسم کی متوازن حالت کے حصول کی طرف بڑے قدم اٹھائے گا، جس کے نتیجے میں ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ جب کہ جو شخص متوازن اور صحت مند طریقے سے کھانا نہیں کھاتا ہے، حتیٰ کہ جو حرام ہے اسے حاصل کر کے کھاتا ہے، اس کی ذہنی اور جسمانی حالت غیر متوازن ہو جائے گی، جس سے بے شمار وہی ہے جو شیطان دماغی اور جسمانی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ دونوں جہانوں میں یہ مصیبت انسانوں کے لیے چاہتا ہے اور اس لیے وہ انہیں غیر قانونی اور غیر صحت بخش طرز زندگی کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 168

زمین پر جو کچھ بھی حلال اور پاک ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے ...

”شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

شیطان کے اس جال سے بچنے کے لیے اسلامی علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر انسان کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ جس طرح ان کا حلال رزق ان کے لیے مختص کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے، یہ لازماً ان تک پہنچے گا اور کوئی دوسرا اسے ان سے روک نہیں سکتا اور نہ بڑھا سکتا ہے۔ یہ ان ہر شخص کے لئے صحیح مسلم نمبر 6748 میں موجود ایک حدیث میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلال رزق کے حصول کے لیے جو توانائی اور صلاحیت عطا کی گئی ہے اسے استعمال کرے۔ جب تک کوئی ان کی بات کو پورا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ انہیں وہ حلال رزق مل جائے جو اس نے بہت پہلے ان کے لیے مختص کیا تھا، چاہے اس کے حصول کے لیے اسے زمین و آسمان کو کیوں نہ ہلانا پڑے۔ باب 11 بود، آیت 6

اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور وہ اس کے رہنے "کی جگہ اور ذخیرہ کرنے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ واضح رجسٹر میں ہے۔"

اس کے علاوہ، شیطان حرام رزق کو مزین کرنے کی کتنی ہی کوشش کرے، انسان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قدرت سے کبھی نہیں بچ سکتا اور دونوں جہانوں میں اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

باب 2 البقرہ، آیت 168

”اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

اس میں اسلام کے بتائے ہوئے طرز زندگی اور ضابطہ حیات کے علاوہ کسی اور طرز زندگی اور ضابطہ اخلاق کو اپنانا شامل ہے۔ درحقیقت اس دنیا میں وہ دو ہی راستے ہیں۔ پہلا راستہ

خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مشتمل ہے، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا بھی شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ دونوں جہانوں میں ذہنی سکون اور کامیابی کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کے معاملات اور نتائج کو کنٹرول کرتا ہے۔
باب 16 النحل، آیت 97

جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ " "زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔

یہ راستہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب دے گا جس کے نتیجے میں معاشرے میں انصاف اور امن پھیلتا ہے۔ مزید برآں، اس راستے میں ہدایت کے دو منابع، قرآن کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات پر ہر حال میں سختی سے عمل کرنا شامل ہے۔ اس لیے دینی علم کے دوسرے ذرائع پر عمل کرنے سے گریز کرنا چاہیے، خواہ وہ نیکیوں کا باعث ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ علم دین کے دوسرے ذرائع پر جتنا زیادہ عمل کرے گا، ہدایت کے دو ذرائع پر اتنا ہی کم عمل کرے گا، جس کے نتیجے میں گمراہی پھیلتی ہے۔ یہی ایک وجہ ہے سنن ابوداؤد نمبر 4606 میں موجود ایک حدیث کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں تنبیہ فرمائی ہے کہ ہر وہ چیز جس کی جڑیں ہدایت کے دو منابع میں نہ ہوں، رد کر دی جائیں گی۔ اللہ عزوجل۔

دوسرا راستہ، شیطان کا راستہ، ان نعمتوں کا غلط استعمال کرنا شامل ہے جو عطا کی گئی ہیں۔
باب 2 البقرہ، آیات 168-169

اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف برائی "اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ کے بارے میں وہ باتیں کہتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

یہ دونوں جہانوں میں صرف مصائب، مشکلات اور پریشانیوں کا باعث بن سکتا ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کو تفریح اور تفریح کے لمحات کا سامنا ہو۔ یہ اس وقت بالکل واضح ہوتا ہے جب کوئی امیر اور مشہور لوگوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان کی دولت اور شہرت کے باوجود ان کی افسردہ اور دکھی زندگی گزارتے ہیں، خواہ وہ تفریح اور تفریح کے لمحات کا تجربہ کریں۔ اس کے علاوہ، یہ راستہ صرف معاشرے میں برائی اور بے حیائی پھیلانے کا سبب بنتا ہے، کیونکہ لوگوں کو مویشیوں کی طرح برتاؤ کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے جو صرف اپنی خواہشات کی تکمیل میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اس لیے ہر اس چیز کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ان کے طرز زندگی سے متصادم ہو، اس طرح ایسا برتاؤ کرتے ہیں جیسے وہ بہرے ہوں۔، گونگا اور اندھا۔ یہ ان کو اللہ، عالی، یا دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے روک دے گا اور اس لیے معاشرے میں انصاف اور امن کے پھیلاؤ کو روک دے گا۔ باب 2 البقرہ، آیت 171

کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اس پر چپختا ہے کہ پکارنے اور پکارنے کے سوا ”کچھ نہیں سنتا [یعنی مویشی یا بھیڑیں] بہرے، گونگے اور اندھے پس وہ نہیں سمجھتے۔“

جو معاشرہ ایسا سلوک کرے گا وہ اپنے اندر انصاف اور امن کے پھیلاؤ کو روک دے گا۔ باب 9 توبہ آیت 82

”پس وہ تھوڑا ہنسیں اور [پھر] زیادہ روئیں جتنا وہ کمایا کرتے تھے۔“

باب 20 طہ، آیات 124-126

اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی، اور ہم اسے ”قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔“ وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا جب کہ

میں دیکھ رہا تھا؟) اللہ (فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

لہذا انسان کو زندگی میں صحیح راستے کا انتخاب کرنا چاہیے خواہ وہ ان کی خواہشات سے متصادم ہو، کیونکہ یہی ان کے لیے بہترین ہے۔ انہیں ایک عقلمند مریض کی طرح برتاؤ کرنا چاہیے جو اپنے ڈاکٹر کے طبی مشورے کو قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے بہترین ہے، چاہے انہیں کڑوی دوائیں تجویز کی جائیں اور غذا کا سخت منصوبہ بنایا جائے۔

باب 2 البقرہ، آیت 169

اور اللہ کے بارے میں وہ باتیں کہو جو تم نہیں جانتے۔“

شیطان کے سب سے بڑے پھندے میں سے ایک یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات سے غافل رہنے کی ترغیب دی جائے جن کی وضاحت قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص اس طرح کا برتاؤ کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط عقائد اختیار کرے گا جو کہ انتہائی بے عزتی ہے اور یہ غلط عقائد اسے صرف اس کی نافرمانی پر اکسائیں گے۔ مثال کے طور پر، جاہل اس حقیقت کو سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ معاف کرنے والا ہے اور اس وجہ سے وہ گناہوں اور اس کی نافرمانیوں پر اڑے رہیں گے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں معاف کر دیا جائے گا، جیسا کہ وہ سب بخشنے والا ہے۔ اس غلط عقیدہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ظالم اور غیر منصفانہ ہے اور برائی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرنے والے کے برابر سلوک کرے گا۔ ایسی جھوٹی بات کو ماننا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی بے عزتی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ غلط رویہ کسی کو اپنی نافرمانی پر قائم رہنے کی ترغیب دے گا جس سے دونوں جہانوں میں عذاب ہی ہو سکتا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ، قرآن کریم، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روز قیامت کے بارے میں صحیح فہم کو اپنانے کے لیے اسلامی تعلیمات کو سیکھیں اور ان پر عمل کریں، تاکہ وہ ثابت قدم رہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت پر۔ اس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا

شامل ہے جو کسی کو اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں بیان کیا گیا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ لوگوں کے اسلام کی حقانیت کو مسترد کرنے اور اس کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ ان کی خواہشات کو چیلنج کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک اور بڑی وجہ کا ذکر کیا ہے کہ لوگ کیوں حق کو مسترد کرتے ہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 170

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا کچھ نہیں سمجھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔

دوسروں کی اندھی تقلید ہمیشہ سے گمراہی کا ایک بڑا ذریعہ رہی ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ چوپایوں کی طرح کام کرنے سے گریز کریں اور اس کے بجائے زندگی کے مختلف حالات میں مناسب آپشن کا انتخاب کرنے کے لیے معلومات اور شواہد کا تجزیہ کرنے کے لیے حاصل کردہ عقل اور عقل کا استعمال کریں۔ اس کا اطلاق دنیاوی اور دینی دونوں معاملات پر ہوتا ہے۔ زیادہ تر مذاہب کے برعکس، اسلام اندھی تقلید کی مذمت کرتا ہے اور بنی نوع انسان کو دعوت دیتا ہے کہ باب 12 وہ اپنے لیے اسلام کی سچائی کا اندازہ لگانے کے لیے دی گئی عقل کو استعمال کرے۔ یوسف، آیت 108

کہہ دو یہ میرا راستہ ہے، میں بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، میں اور وہ لوگ ”...جو میری پیروی کرتے ہیں“

اور باب 34 سبا، آیت 46

کہہ دو میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے جوڑے اور الگ الگ کھڑے ہو جاؤ اور پھر سوچو۔ ”تیرے ساتھی میں کوئی دیوانگی نہیں۔ وہ تو تمہیں سخت عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہے۔“

لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں حق کو پہچاننے کے لیے علم کی تلاش اور اس پر عمل کرنے کا راستہ اختیار کرے، بجائے اس کے کہ وہ دوسروں کی اندھی تقلید کرے۔ یہ رویہ بچوں میں قابل قبول ہو سکتا ہے لیکن بڑوں میں نہیں۔ جب کوئی اسلامی علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے گریز کرتا ہے، تو وہ لازمی طور پر ایک ضابطہ اخلاق اور طرز زندگی کو اپنا کر شیطان کے جال میں پھنس جائے گا جو انہیں عطا کی گئی نعمتوں کا غلط استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ دونوں جہانوں میں کبھی بھی مصیبت کا باعث بن سکتا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی مسلمان بنیادی فرائض کو پورا کرتا ہے، جن میں عام طور پر دن کے ایک گھنٹے سے بھی کم وقت لگتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیات 168-169

اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ کے بارے میں وہ بات کہو جو تم نہیں جانتے۔

یہاں تک کہ بھلائی کے کاموں میں دوسروں کی اندھا پیروی کرنے کی بھی اسلام میں سفارش نہیں کی گئی ہے، باوجود اس کے کہ کوئی نیکی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام انسان کو سچائی سے آگاہ ہونے کی تعلیم دیتا ہے اور اس لیے اس پر یقین کے ساتھ عمل کرتا ہے کہ یہ سچ ہے اور اس پر عمل نہ کریں کیونکہ کسی اور نے انہیں بتایا ہے۔ اگرچہ اچھی باتوں میں دوسروں کی اندھی تقلید دونوں جہانوں میں ذہنی سکون کا باعث بنتی ہے لیکن اس قسم کے لوگ مشکل کے وقت آسانی سے بے صبرے اور ناشکرے ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ایمان کا وہ یقین نہیں ہوتا جو اسلامی علم کے ساتھ آتا ہے۔ ہر وقت صبر اور شکر گزار۔ یہ شخص اطاعت اور نافرمانی کے درمیان ڈگمگاتا رہے گا نہ اپنے مقصد کو نہ سمجھے اور نہ ہی اس مادی دنیا سے باہر زندگی میں کسی اعلیٰ مقصد کے لیے۔ اس شخص میں، خواہ وہ آخرت میں نجات حاصل

کر لے، اور جو اسلامی علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اور ایمان کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتا ہے، اس میں بہت فرق ہے۔

اسی طرح کی ذہنیت میں اہل کتاب نے اپنے بزرگوں کی اندھی تقلید کی اور بغیر سوال کے ان کی اطاعت کرتے ہوئے اور ان کی رائے کو اللہ تعالیٰ کا فرمان اور حکم مان کر انہیں رب بنا لیا۔ باب 9 31 توبہ آیت:

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے سوا رب بنا لیا ہے۔“

افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل و فہم کو استعمال کیے بغیر اپنے علماء اور قائدین کی اندھی تقلید کرتے ہیں۔ اگرچہ صحیح رہنمائی کرنے والے عالم کی پیروی ضروری ہے لیکن پھر بھی ایک مسلمان کو اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کر کے ان کو دی گئی ذہانت کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن کچھ لوگ جہالت کا دامن تھامے ہوئے ہیں اور اپنے علماء کی اندھی تقلید کرتے ہیں گویا وہ کامل اور غلطیوں سے محفوظ ہیں۔ لہذا ایک مسلمان جو کسی خاص عالم کی پیروی کرتا ہے جو کسی خاص مسلک کی حمایت کرتا ہے، اسے متعصب کی طرح کام نہیں کرنا چاہئے اور اپنے عالم کو ہمیشہ صحیح ماننا چاہئے اس لئے ان لوگوں سے نفرت کرنا چاہئے جو ان کے علماء کی رائے کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز/کسی کو ناپسند کرنے والا نہیں ہے۔ جب تک علماء کے درمیان جائز اختلاف موجود ہے ایک مسلمان کو کسی خاص عالم کی پیروی کرنا چاہئے اور اس کا احترام کرنا چاہئے اور دوسرے لوگوں کو ناپسند نہیں کرنا چاہئے جو اس کے ماننے والے عالم سے مختلف ہوں۔

اگر کوئی شخص اندھی تقلید پر اڑے رہے تو اس کی زندگی چوپایوں کی زندگی سے زیادہ کچھ نہیں بنتی جو اندھی تقلید کرتے ہیں۔ اکثر صورتوں میں یہ دونوں جہانوں میں پریشانی، تناؤ اور مصائب ہی کا باعث بنے گا کیونکہ انسان ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ثابت قدم رہنے کی طاقت نہیں رکھتا، چاہے وہ نیک لوگوں کی آنکھیں بند کر کے ہی کیوں نہ ہو۔ اور اندھی تقلید کرنے والے کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ برے لوگوں اور ان کے خیالات کی پیروی کرے جو اسلام

کی تعلیمات سے متصادم ہوں، خواہ وہ نیک لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ اندھی تقلید کرنے والا یہ سمجھے گا کہ وہ صحیح طریقے سے کام کر رہے ہیں جب کہ حقیقت میں انہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ وہ صحیح معنوں میں سیدھے راستے سے کتنا دور ہیں۔ جو جاننا ہے کہ وہ کھو چکے ہیں وہ شاید اپنے راستے کو ایڈجسٹ کر سکتا ہے، لیکن جو یقین رکھتا ہے کہ وہ صحیح راستے پر ہیں وہ اپنے راستے کو ایڈجسٹ کرنے کا امکان نہیں رکھتا ہے۔ باب 2: البقرہ، آیت 171

کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اس پر چپختا ہے کہ پکارنے اور پکارنے کے سوا ”کچھ نہیں سنتا [یعنی مویشی یا بھیڑیں] بہرے، گونگے اور اندھے پس وہ نہیں سمجھتے۔“

اندھی تقلید کرنے والے کو کسی بھی اچھی نصیحت پر دھیان دینے کا امکان نہیں ہے جب بھی وہ ان لوگوں کے طریقے سے متصادم ہو جن کی وہ اندھی تقلید کرتے ہیں۔ اس معاملے میں ان سے بات کرنا اور مویشیوں سے بات کرنا ایک ہی چیز ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ دوسروں کی اندھی تقلید کرنے سے گریز کرے اور اس کے بجائے اسلامی علوم کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تاکہ وہ ایمان کا یقین حاصل کر سکے اور اپنی تخلیق کے مقصد کو بصیرت کے ساتھ سمجھ کر پورا کر سکے۔ آیت 170 میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات پر عملاً عمل کریں، بجائے اس کے کہ ان پر صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کریں۔ باب 2: البقرہ، آیت 170

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو۔“

جو اس طرح کا برتاؤ کرے گا وہ ان نعمتوں کو استعمال کرے گا جو انہیں عطا کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے، جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں بیان کیا گیا ہے، چاہے وہ دوسروں کے طریقے اور عقیدے کے خلاف ہو۔ اس کے نتیجے میں ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں: النحل، آیت 97 16 کامیابی ملتی ہے۔ باب

جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ " زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔

باب 2 البقرہ، آیت 170

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اور اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ حالانکہ ان کے باپ دادا کچھ نہیں سمجھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔

یہ آیت دینی اور دنیاوی دونوں معاملات میں علم رکھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں سے مشورہ کرنے کی اہمیت پر بھی دلالت کرتی ہے۔ لہذا ایک شخص کو احتیاط سے انتخاب کرنا چاہیے کہ وہ اپنے معاملات میں کس سے مشورہ کریں اور ان لوگوں کو ان لوگوں تک محدود رکھیں جو ان کے پاس موجود مسئلے کا علم رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جس کو طبی مسئلہ ہو اسے طبی علم رکھنے والے کی تلاش کرنی چاہیے، جیسے طبی ڈاکٹر۔ اور دینی نصیحت حاصل کرنے والے کو چاہیے کہ وہ شخص جس کے پاس دینی علم ہو جیسا کہ عالم۔ یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ دنیاوی معاملات میں تو مسلمان اکثر ماہرین سے مشورہ کرتے ہیں لیکن دینی معاملات میں اکثر کسی جاہل کے مشورے پر عمل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، صرف ان لوگوں سے مشورہ کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، کیونکہ صرف وہی لوگ ہیں جو حقیقی علم کے مالک ہیں اور وہ کسی بھی حالت میں دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مشورہ نہیں دیں: باب 35 فاطر، آیت 28 گے۔

اللہ سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو اس کے بندوں میں سے علم رکھتے ہیں۔“

اس لیے صرف ان لوگوں سے مشورہ کرنا چاہیے جو صحیح علم رکھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے
ڈرتے ہوں۔ ورنہ وہ ان کی اندھی تقلید کریں گے جو انہیں گمراہ کریں گے، خواہ یہ ان کی نیت نہ
ہو۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400+ English Books / کتب عربیة / اردو کتب / Buku Melayu / বাংলা বই / Libros En Español / Livres En Français / Libri Italiani / Deutsche Bücher / Livros Portugueses:

<https://shaykhpod.com/books/>

Backup Sites for eBooks: <https://shaykhpodbooks.wordpress.com/books/>
<https://shaykhpodbooks.wixsite.com/books>
<https://shaykhpod.weebly.com>
<https://archive.org/details/@shaykhpod>

<https://www.youtube.com/@ShaykhPod/playlists>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

روزانہ بلاگز: www.ShaykhPod.com/Blogs
AudioBooks : <https://shaykhpod.com/books/#audio>
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics>
جنرل پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/general-podcasts>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid>
اردو پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts>
لائو پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/live>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
<http://shaykhpod.com/subscribe>

آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ: <https://archive.org/details/@shaykhpod>



Achieve **N**oble **C**haracter